جیسے مجبور اور جوابدہ ہیں۔" عدلیہ پر کسی بڑی سے بڑی شخصیت کا قطعاً کوئی دباؤ نہیں ہو سکتا۔ لہذا "قانون کی بالادستی" اسلامی خلافت کی ایک ایسی امتیازی خصوصیت ہے جس کی کوئی دوسری حکومت مثال پیش نہیں کر سکتی۔

۸۔ انسان کی غلامی سے نجات

ملوکیت میں ایک انسان کی غلامی ہوتی ہے۔ جمہوریت میں پارلیمنٹ کی۔ اسی طرح دوسرے نظامہائے حکمرانی میں جو فرد یا ادارہ مقتدر اعلیٰ ہوگا۔ وہ حاکم اور عوام یا رعایا اس کی غلام ہوگی۔ بادشاہ یا ادارہ جب چاہے نئے احکام و قوانین جاری کر سکتا ہے، عوام کے بنیادی حقوق معطل کر سکتا ہے۔ نیز کئی طرح کی پابندیاں لگا سکتا ہے جب کہ خلافت میں امیر اور رعایا پر ایک ہی قانون نافذ ہوتا ہے۔ دونوں اللہ کے بندے اور غلام ہوتے ہیں۔ کوئی انسان کسی حاکم یا ادارے یا دوسرے انسان کا غلام نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کے نام جو نامہ مبارک لکھا تھا۔ اس میں درج ذیل الفاظ قابلِ غور ہیں۔

من محمد النبی رسول اللہ الی اسقف نجران فانی احمد الیکم الٰہ ابراہیم واسحٰق ویعقوب، اما بعد فانی ادعوکم الی عبادۃ اللہ من عبادۃ العباد الخ (البدایۃ والنہایۃ ج ۵ ص۵۳)

یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف نجران کے سردار کے نام ہے۔ میں تمہارے سامنے ابراہیم، اسحٰق و یعقوب کے معبود کی حمد کرتا ہوں۔ ازاں بعد تمہیں بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کی غلامی اور عبدیت کی طرف بلاتا ہوں ...... تا آخر

۵۔ پارلیمنٹ اور شوریٰ کا تقابلی مطالعہ

ایک صاحب فرماتے ہیں :۔

"تعاونوا علی البر والتقویٰ کو پارلیمنٹری پارٹی کی اصل قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ پارٹیوں کو گوارا نہیں کرتے وہ چاہتے ہیں کہ ہر دو سال بعد جنگ جمل، ۵ سال بعد جنگ صفین اور دس سال بعد کربلا بپا کرتے رہیں۔

ملاحظہ فرمائیے کہ جب انسانی سوچ غلط راستے پر پڑ جائے اور اس میں تعصب پیدا